رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ:- الفضل قادیان

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ

# الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

| جلد ۲۲ | مورخہ ۶ صفر سنہ ۱۳۵۴ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۰ مئی سنہ ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۶۰ |
|---|---|---|---|---|




## ڈاکٹر سر اقبال اور مسئلۂ ختمِ نبوّت

ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کی طرف منسوب کر کے اخبار "زمیندار" اور "احسان" نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس کے متعلق "زمیندار" کا دعوےٰ ہے۔ کہ "۳ مئی کو روزنامہ زمیندار کے نامہ نگارِ خصوصی نے حضرت علامہ سر محمد اقبال سے مرزائیت اور اسلام کی ہنگامہ خیز آویزش کے متعلق انٹرویو حاصل کیا" اور "احسان" کا دعوےٰ ہے۔ کہ نمائندہ احسان کے استفسار پر علامہ موصوف نے یہ دُرافشانی کی۔ مگر معلوم ایسا ہوتا ہے۔ بیان مرتب کر لینے کے بعد اُسے مختلف نامہ نگاروں کے سر تھوپ دیا گیا ہے:۔

دراصل احرار نے سر ظفر علی اور مسٹر گابا کے بعد جنہیں اپنے مقصد میں سخت ناکامی کا مُونہہ دیکھنا پڑا ہے۔ سر اقبال کی شخصیت سے عوام کو متاثر کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ جو لوگ سر موصوف کے حالات سے تھوڑی بہت بھی واقفیت رکھتے ہیں۔ وُہ جانتے ہیں۔ کہ شعر و شاعری کے لحاظ سے تو ان کی قدر کی جا سکتی ہے۔ لیکن مذہب کے متعلق ان کی رائے قطعاً کوئی حقیقت نہیں رکھتی:۔

بہرحال ڈاکٹر صاحب کا جو طول طویل بیان شائع ہوا ہے۔ اگرچہ اس کے بہت سے پہلوؤں کے متعلق بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ لیکن اس وقت ہم صرف ایک بات کو لے کر جسے اس بیان کی بُنیاد قرار دیا گیا ہے۔ یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ کس طرح اس خاص مقصد کو مدِنظر رکھ کر کہ جماعت احمدیہ کو مسلمانوں سے خارج قرار دیا جائے۔ اسلام کی تعلیم اور قرآن کریم کے صریح ارشاد کے خلاف طبع آزمائی اور خیال آرائی کی گئی ہے:۔

ڈاکٹر صاحب موصوف فرماتے ہیں:۔

"اسلام کی وحدانیت ختم نبوت کے عقیدہ ہی پر مبنی ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ نوع انسانی کی ثقافت کی تاریخ میں غالباً سب سے پہلا اچھوتا عقیدہ ہے"

حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ اور قرآن کریم کا مطالعہ کرنے والا ہر شخص جانتا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے مسلمان کہلانے والوں کا یہ خیال اچھوتا نہیں۔ بلکہ پُرانا ہے۔ اور امتِ محمدیہ سے پہلی امتوں میں بھی لوگوں نے اسی قسم کا عقیدہ گھڑ لیا تھا۔ کہ اب نبوت ختم ہو چکی ہے۔ مگر واقعات اور الٰہی شہادت نے اسے غلط ثابت کر دیا۔ چنانچہ قرآن مجید میں آتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام جب وفات پا گئے۔ تو اس وقت ان کے ماننے والوں نے "ختم نبوت" کے عقیدہ کا صاف صاف اعلان کرتے ہُوئے کہہ دیا۔ لن یبعث اللہ من بعدہٖ رسولا (مومن ع۴) کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد اب کوئی رسول مبعوث نہ ہوگا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ وُہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب پر کمربستہ ہو گئے۔ انہوں نے کہا جب حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد کوئی نبی آ ہی نہیں سکتا تو موسیٰؑ کو ہم کیوں مانیں:۔

وُہ دور گزرا۔ اور لوگوں کے اس غلط خیال کا ازالہ کیا گیا۔ مگر پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد یہود اس عقیدہ کے قائل ہو گئے کہ اب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ لکھا ہے۔ اجماع الیہود علےٰ ان لا نبی بعد موسیٰ۔ (مسلم الثبوت جلد ۲۔ صفحہ ۱۷ مطبوعہ مصر) یعنی یہود کا اس بات پر اجماع تھا۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ یہ بھی دور گزرا۔ اور خدا تعالیٰ کے ان نبیوں نے جو حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد پے بہ پے آئے۔ اس غلطی کا ازالہ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کے وقت پھر یہ خیال لوگوں کے دلوں میں مرکوز پایا گیا۔ چنانچہ قرآن مجید میں آتا ہے۔ انھم ظنوا کما ظننتم ان لن یبعث اللہ احدا۔ یعنی یہ لوگ اس بات پر جمے ہُوئے تھے۔ کہ اب کوئی نبی نہیں آ سکتا:۔

غرض آج مسلمان کہلانے والوں کا ختمِ نبوت کا وُہ عقیدہ جسے ڈاکٹر صاحب نے تاریخ میں "سب سے پہلا اچھوتا عقیدہ" قرار دیا ہے۔ ہزارہا سال سے لوگوں کے قلوب پر اثر انداز چلا آ رہا ہے۔ مگر کیا یہ عقیدہ اور لوگوں کا اجماع بعثتِ انبیاء کے لئے مانع ثابت ہوا۔ کیا خدا تعالیٰ نے حضرت یوسفؑ اور حضرت موسیٰ علیہم السلام کے بعد کوئی نبی نہ بھیجا قطعاً نہیں۔ بلکہ ایسا عقیدہ رکھنے والے ہی قعرِ مذلت میں گرے:۔

پس جبکہ کئی پہلی قوموں کو یہی ٹھوکر لگ چکی ہے۔ تو مسلمانوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے:۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ نبوت اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ اور ختم نبوت کا وُہ مفہوم نہیں۔ جو عام مسلمان سمجھے بیٹھے ہیں۔ اس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی توہین ہوتی ہے۔ اور ماننا پڑتا ہے۔ کہ آپؐ نے تمام فیوض بند کر دیئے۔ اور امتِ محمدیہ کے لئے کچھ بھی نہ چھوڑا۔ مگر ہم سمجھتے ہیں۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی برکات قیامت تک جاری ہیں۔ اور جو شخص پُوری طرح آپؐ کی غلامی میں داخل ہو جائے۔ وُہ مختلف روحانی درجات حاصل کر سکتا ہے:۔

انہی معنوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ہیں۔ ورنہ ختم نبوت کا جو مفہوم مسلمان سمجھے بیٹھے ہیں وہ ایسا ہی غلط اور بے بُنیاد ہے۔ جیسا کہ پہلی امتوں کے افراد کا یہ قول غلط تھا۔ کہ لن یبعث اللہ من بعدہٖ رسولا:۔

## احراری نوجوانوں کے اخلاق تباہ کر رہے ہیں

احرار کانفرنس لدھیانہ میں جس قسم کے لوگوں نے حصہ لیا۔ اس کا کسی قدر بیّنہ صدر کانفرنس سید فیض الحسن صاحب کے ہی الفاظ سے لگ سکتا ہے۔ انہوں نے حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا:۔ "آج زندہ قوموں کے نوجوان افراد ہمالیہ کی چوٹیوں پر اپنا قومی جھنڈا بلند کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ سمندر کے چپے چپے میں پھر رہے ہیں۔ فضائے آسمانی میں پرواز کر رہے ہیں مگر ایک تم ہو کہ بٹیر بازی۔ کبوتر بازی۔ تاش بازی میں اپنا قیمتی وقت ضائع کر رہے ہو" (زمیندار ۲ مئی)

اچھا ہوا سید صاحب نے یہ "بازی" کا سلسلہ جلد ختم کر دیا۔ ورنہ یہ تو بہت دور تک چلتا ہے۔ اور ہر جگہ اس کا نظارہ دیکھا جا سکتا ہے۔ خاص کر احرار کہلانے والوں کے تو یہ دلچسپ مشاغل ہیں۔ پھر کیا یہ تعجب کی بات نہیں۔ کہ علمائے کرام نے اس طرف توجہ کرنے کی بجائے بدزبانی اور بداخلاقی کا ایسا بُرا نمونہ پیش کیا۔ کہ جو نوجوانوں کے لئے نہایت ہی مضر ثابت ہوا۔ اور انہوں نے فحش کلامی اور فتنہ پردازی کو انتہا تک پہنچا دیا۔ جن نوجوانوں کے اخلاق اس طرح تباہ کئے جا رہے ہیں۔ ان سے یہ توقع رکھنا۔ کہ وہ زندہ قوموں کی طرح کوئی کارنامہ سرانجام دینگے بالکل فضول ہے۔ یہ تو تباہی کے سامان ہیں۔ اور اگر مسلمانوں نے علماء کہلانے والوں کو اس بے ہودگی سے روک نہ دیا۔ تو وہ دیکھیں گے۔ کہ ان کی قومیت کا شیرازہ جو پہلے ہی بکھرا ہوا ہے۔ کس طرح پارہ پارہ ہو جاتا ہے۔

## ایف اے کے امتحان میں طلبائے سے ناانصافی

یہ عام شکایت ہے۔ کہ یونیورسٹی کے بعض ممتحن بجائے طلباء کی قابلیت کا اندازہ کرنے کے ان پر اپنی علمہ دانی کا سکہ جمانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ایسا مشکل پرچہ مرتب کرتے ہیں۔ جو امتحان دینے والوں کی قابلیت سے بالا ہوتا ہے۔ معلوم ہوا ہے امسال ایف اے کے اکثر پرچے طلباء کی قابلیت کے معیار سے بہت بلند تھے۔ مثلاً انگلش (B) کا پیپر بہت مشکل تھا۔ اور مضمون نویسی کے لئے جو عنوان مقرر کئے گئے۔ وہ اس قدر مشکل تھے۔ کہ اکثر طلباء صحیح طور پر ان کا مفہوم ہی نہیں سمجھ سکے۔ اس پرچے کے دوسرے حصے بھی بہت مشکل تھے۔ اور جو کہانی مکمل کرنے کے لئے دی گئی۔ وہ بہت پیچ دار تھی۔ اسی طرح اکنامکس کا (B) پرچہ بھی سخت مشکل تھا۔ جس کے قریباً تمام سوالات طلباء کے لئے ناقابل فہم تھے۔ تاریخ کے دونوں پرچے بھی مشکل تھے۔ غرضیکہ تمام کے تمام پرچے طلباء کی قابلیت سے بلند و بالا تھے۔ ہمارے نزدیک طلباء کے ساتھ یہ بہت ناانصافی کی گئی ہے۔ اور ہم توقع رکھتے ہیں۔ کہ اس کا ازالہ پرچے دیکھنے کے وقت کر دیا جائے گا۔

## احمدیت کو مٹانے والے مٹ جائینگے

احرار کانفرنس لدھیانہ کے صدر منتخب سید فیض الحسن صاحب سجادہ نشین آلو مہار نے جماعت احمدیہ کے متعلق ایک "پیشگوئی" کی ہے جسے ہم اس لئے درج اخبار کرتے ہیں۔ کہ لوگ دیکھیں احمدیت کے ناکام دشمن دلائل و براہین کے میدان میں شکست کھا کر اب صرف اس موہوم امید پر خوش ہو رہے ہیں۔ اور اپنے مریدوں کو یہ کہکر دام تزویر میں پھنسائے رکھنا چاہتے ہیں۔ کہ احمدیت جلد مٹ جائیگی۔ سجادہ نشین صاحب نے کہا:۔

"میں اس جگہ کھڑے ہو کر یہ پیشگوئی کرتا ہوں کہ منارۂ قادیانی اس کے بانی اور اس کی جماعت کا نام و نشان تک مٹ جائے گا۔ اور یہ سب کچھ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے"۔

(زمیندار ۲ رمئی ۱۹۳۵ء)

اس وقت تک کئی ایک لوگ اسی قسم کی آرزو رکھتے ہوئے گوشۂ گمنامی میں دفن ہو چکے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی ہے۔ کہ "اے تمام لوگو سن رکھو۔ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلائے گا۔ اور حجت اور برہان کے رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشیگا۔ وہ دن آتے ہیں۔ بلکہ قریب ہیں کہ دُنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا۔ جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائیگا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالیگا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنیکا فکر رکھتا ہے۔ نامراد رکھیگا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہیگا یہانتک کہ قیامت آجائیگی"۔ (تذکرۃ الشہادتین ص ۶۴)

یہ پیشگوئی جو آج سے کئی سال قبل کی گئی تھی۔ روز بروز وضاحت کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔ اور پوری ہوتی جائے گی۔ آلو مہاری صاحب اسی طرح حسرت و اندوہ کا داغ لیکر رخصت ہو جائینگے۔ جس طرح ان سے پہلے رخصت ہو چکے۔

## ۲۶ رمئی کا دن اور جماعت احمدیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ۲۶ رمئی کو ہوئی۔ وہ دن جماعت احمدیہ کے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس دن ہر احمدی کو از سر نو اپنا وہ عہد تازہ کرنا چاہیئے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس نے کیا۔ اور خاص طور پر قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔

اسی مناسبت سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹ راپریل ۱۹۳۵ء کے خطبہ جمعہ میں یہ اعلان فرمایا۔ کہ تمام احمدی احباب اس دن اپنی اپنی جگہ جلسہ کا انتظام کریں۔ جس میں تحریک جدید کے تمام مطالبات کے متعلق لیکچر دیئے جائیں۔ اور احباب جماعت پر ان کی اہمیت واضح کی جائے۔ احباب کی سہولت کے لئے دفتر تحریک جدید نے وہ مطالبات کتابی صورت میں شائع کر دیئے ہیں جو عما سینکڑہ کے حساب سے دفتر تحریک جدید سے مل سکتے۔ نیز علاوہ ازیں شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے بھی ایک خاص پرچہ "الحکم" کا اس دن شائع کرنے کا پروگرام تجویز کیا ہے۔ جس میں علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح حیات کے متعلق چیدہ مضامین درج کرنے کے تحریک جدید کے متعلق بھی مضامین ہونگے۔ لہذا دوست کوشش کریں۔ کہ اس پرچہ کی اس دن خوب اشاعت ہو۔

انچارج تحریک جدید۔ قادیان

## رادھا سوامیوں کی آزاد اور خود مختار بستی

حکومت کے قانون کے ماتحت اپنے ادارے قائم کرنا اور اپنے آدمیوں کے ذریعہ ان کا انتظام کرنا کوئی جرم نہیں ہے۔ لیکن احراریوں نے جہاں احمدیوں کو نقصان پہنچانے کے لئے اور کئی قسم کے جھوٹے الزامات لگائے۔ وہاں اس بناء پر یہ بھی کہا۔ کہ جماعت احمدیہ نے اپنے مرکز میں اپنی حکومت قائم کر رکھی ہے۔ اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض حکام بھی اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے۔

دیال باغ آگرہ رادھا سوامیوں کی تجارتی اور اقتصادی کوششوں کا ایک شاندار نمونہ ہے اس کو دیکھنے سے "ارجن" دہلی کے مدیر نے اپنے تاثرات جن الفاظ میں بیان کئے۔ وہ یہ ہیں۔ کہ "دیال باغ کے دیکھنے پر اسے ہندوستان کی خودمختار و آزاد بستی کہا جا سکتا ہے۔" "وہاں گورنمنٹ کا ایک بھی سپاہی نظر نہیں آتا۔ تمام انتظام اپنی ہی پولیس کی معرفت کیا جاتا ہے۔" "وہاں سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے۔ کہ ان کا اپنا نظام ہے۔ آج دیال باغ کا سارا انتظام انگریزی حکومت کی مدد کے بغیر ست سنگ کی ایک سبھا کر رہی ہے۔ جسے ست سنگ سبھا کہتے ہیں۔ اس کے پریذیڈنٹ شری صاحب جی مہاراج ہیں۔ تمام نظام مختلف شعبہ جات میں تقسیم کر دیا ہے۔ جو مختلف لائق ست سنگی افسران کے ماتحت ہیں"۔ (ریم پرچارک آگرہ ۲۹ اپریل)

خود مختار اور آزاد بستی بسا کر اپنی پولیس رکھ کر اور اپنا نظام بغیر حکومت کی امداد کے قائم کر کے اگر رادھا سوامی متوازی حکومت قائم کرنے کے مرتکب نہیں ہوئے۔ تو جماعت احمدیہ پر اپنے اداروں کا انتظام کرنے کی وجہ سے اس قسم کا الزام لگانا کہاں تک جائز ہو سکتا ہے۔

# خدا تعالیٰ کے قہری نشانوں میں سے ایک تازہ نشان

## فارموسا (جاپان) میں ہیبت ناک زلزلہ

## پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

اللہ تعالیٰ جہاں ماموریں کی بعثت کے ساتھ رحمت کے نشان دُنیا میں بھیجتا ہے وہاں اس کے ساتھ ساتھ قہری نشانات کا ظہور بھی اس کی سنت میں داخل ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا (القرآن) کہ دُنیا میں ہم اس وقت تک عذاب اور تباہی خیز نشان نہیں بھیجتے۔ جب تک لوگوں میں کسی مامور کو مبعوث نہ کرلیں۔

### حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دُنیا کی راہنمائی اور اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ تو اپنی عادتِ مستمرہ انذار اور تبشیر کے ماتحت رحمت کے نشانوں کے ساتھ قہری نشانات کی بھی خبر دی۔ آپ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جن قہری نشانوں کی انذاری خبریں دی ہیں ان میں زلزلوں کا خاص طور پر ذکر پایا جاتا ہے

### زلازل کے متعلق پیشگوئیاں

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا گیا:

۱۔ "دُنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا" (براہین احمدیہ حصہ چہارم)

۲۔ "فلما تجلّٰی ربہ للجبل جعلہ دکا۔ قوۃ الرحمٰن لعبید اللہ الصمد" (براہین احمدیہ حصہ چہارم) یعنی اللہ تعالیٰ اپنی تجلّی پہاڑ پر ظاہر کریگا۔ تو اسے ریزہ ریزہ کردے گا۔ اللہ تعالیٰ یہ کام اپنی خاص قدرت کے ماتحت اپنے بندے کے لئے ظاہر کرے گا۔

۳۔ "صحن میں ندیاں چلیں گی۔ اور سخت زلزلے آئیں گے"

۴۔ "ہم تیرے لئے نشانات ظاہر کریں گے اور جو عمارتیں یہ لوگ بنا رہے ہیں۔ انہیں ہم ڈھا جائیں گے" (البدر ۱۹۰۵ء)

پھر فرماتے ہیں:۔ "یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئیں گے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہونگے۔ اور اس قدر موت ہوگی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ ...... اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ ..... اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا! تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو۔ کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نُوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔ اور لُوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو۔ تاتم پر رحم کیا جائے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۷)

### موجودہ زلازل کے متعلق ایک عظیم الشان خصوصیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جہاں زلازل کا کثرت سے آنا ثابت ہوتا ہے۔ وہاں اس امر کی بھی الہاماً تعیین کردی گئی ہے۔ کہ یہ زلزلے کثرت سے موسم بہار میں آئینگے اور اس طرح ان معترضین کے اعتراض کو بکلی دُور کردیا ہے جو یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ زلزلوں کا آنا تو ہر زمانہ میں ہُوا کرتا ہے۔ اس سے کسی کی صداقت کس طرح ثابت ہوسکتی ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ وحی الٰہی نازل ہوئی۔ جو یہ ہے "پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی" (البدر ۱۹۰۶ء)

اس الہام میں اللہ تعالیٰ نے "پھر بہار آئی" کے الفاظ سے اس طرف اشارہ فرمایا ہے۔ کہ موسم بہار میں زلزلوں کا آنا بار بار ہوگا۔ چنانچہ ایسے ہیبت ناک اور وسیع الاثر زلزلوں کی مختصر سی فہرست جو حضور کے اس الہام الٰہی کے بعد مختلف جگہوں پر آئے۔ اور ایسے اوقات میں آئے جبکہ ان علاقوں میں موسم بہار تھا۔ یہ ہے:۔

۱۔ کانگڑہ ۵ اپریل ۱۹۰۵ء ۲۔ جنوبی امریکہ ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء ۳۔ پنجاب ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء ۴۔ سان فرانسسکو ۱۹ اپریل ۱۹۰۶ء ۵۔ چلی ۱۸ اپریل ۱۹۰۶ء ۶۔ بخارا ۹ فروری ۱۹۰۷ء ۷۔ سینیا ۹ فروری ۱۹۰۷ء ۸۔ اٹلی شروع اپریل ۱۹۰۶ء ۹۔ انگلستان ۱۵ جنوری ۱۹۲۳ء ۱۰۔ ٹوکیو (جاپان) ۳ مارچ ۱۹۲۳ء ۱۱۔ کیلے فورنیا ۱۳ مارچ ۱۹۳۳ء ۱۲۔ اشنگھائی ۲۰ مئی ۱۹۳۴ء ۱۳۔ بہار و اڑیسہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء ۱۴۔ مازندران ۱۱ اپریل ۱۹۳۵ء ۱۵۔ فارموسا ۲۲ اپریل ۱۹۳۵ء

### فارموسا (جاپان) میں ہیبت ناک زلزلہ

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ زبردست پیشگوئی اس وضاحت سے بار بار دُنیا کے سامنے آرہی ہے۔ جس کی صداقت سے انکار ناممکن ہے ابھی گزشتہ سال کے موسم بہار کے قیامت نما زلزلہ کی یاد لوگوں کو بھولی نہ تھی۔ کہ حال میں ۲۲ اپریل ۱۹۳۵ء کو جنوب مغربی فارموسا (جاپان) میں ایک اور خوفناک زلزلہ آیا۔ اور اس نے غافل لوگوں کو پھر ایک دفعہ بیدار کیا کہ اپنی غفلت اور ضلالت کو ترک کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کے مرسل و مامور کو شناخت کرکے خدا کے ان قہری نشانوں سے بچو۔ اور اس کی رحمت کے حصول میں کوشاں ہوجاؤ۔

### زلزلہ کے تباہی خیز نتائج

فارموسا جاپان کا ایک جنوبی جزیرہ ہے۔ جو پہلے چینیوں کے قبضہ میں تھا۔ مگر ۱۸۹۵ء میں جنگ کے بعد جاپان نے اس پر قبضہ کرلیا زلزلہ اتوار کے روز صبح کے وقت آیا۔ جس سے مالی اور جانی نقصان بہت زیادہ ہوا۔ صوبہ بہار کے زلزلہ کی طرح ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ دس ہزار مکانات منہدم ہوگئے تین ہزار نفوس ہلاک اور گیارہ ہزار سے اوپر زخمی ہُوئے۔ غرض یہ ایک نہایت روح فرسا حادثہ تھا۔ جس کی تباہی اور بربادی کا اثر سارے جزیرہ پر نمایاں پڑا ہے۔ چنانچہ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ ۲۳ اپریل اس کے متعلق لکھتا ہے:۔

"یہ امر بہت ہی حیرت انگیز ہے۔ کہ علم طبقات الارض کے مطابق اس جزیرہ میں زلازل کے آنے کا بہت ہی کم امکان سمجھا جاتا تھا۔ اور کم از کم ایسے حادثہ سے اتنے نقصان کا ہونا تصوّر میں بھی نہیں آسکتا تھا۔ فارموسا کے المناک واقعات کسی ڈرامے میں بھی بیان نہیں کئے جاسکتے۔ زلزلہ کی خوفناک حرکت جس کی وجہ سے ہزاروں مرد۔ عورتیں اور بچے اینٹ روڑوں سے اَٹی ہُوئی سڑکوں کی طرف پناہ لینے کے لئے آنے پر مجبور ہُوئے۔ اس سے اس خوفناک حادثہ کی پُوری کیفیت کا اندازہ ہوسکتا ہے"

اخبار انقلاب ۲۵ اپریل کی اشاعت میں لکھتا ہے:۔ "زلزلہ کا خوفناک جھٹکا تمام فارموسا میں محسوس کیا گیا۔ ۱۹۲۳ء کے زلزلہ کی تباہی کے بعد یہ زلزلہ شدید ترین تھا۔ موجودہ زمانہ میں فارموسا کے دو صُوبے بالکل اُجڑ گئے اور چار بڑے بڑے شہروں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ آباد علاقہ کی تمام سڑکوں پر منہدم شدہ مکانات کا ملبہ پڑا ہُوا ہے۔ تار اور ٹیلیفون کے تمام تار کٹ گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ زلزلہ کے دُور رس اثرات معلوم نہ ہوسکے۔ بعد میں فوج نے اپنے سفری آلات نشر صوت منگا کر زلزلہ زدہ علاقہ کا انتظام خود کیا"

اور پھر اسی مہینہ میں مازندران۔ ترکی۔ اور پوناڈنگیڈا وغیرہ میں بھی زلزلے آئے۔

اسی طرح اخبار سیاست۔ پرتاپ اور زمیندار میں جو خبریں اس علاقہ کے متعلق شائع ہُوئی ہیں۔ وہ بتاتی ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے قہری نشانوں نے اس علاقہ کو کس طرح چشم زدن میں تباہ و برباد کردیا ہے جسے پڑھ کر انسان کا دل کانپ اُٹھتا ہے۔

کاش۔ لوگ اللہ تعالیٰ کے ان انذاری نشانوں سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اس کے مرسل و مامور کی شناخت کی طرف توجہ کریں۔ اور قہری نشانوں کی بجائے رحمت کے نشانوں سے فائدہ اٹھائیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے جس برگزیدہ انسان کو اس زمانہ میں خلق کی راہنمائی اور اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا ہے اس کو رحمت کا موجب بنایا ہے۔ مگر افسوس کہ لوگوں نے اس کو شناخت نہ کرنے اور اس کی تکذیب و تکفیر کرنے سے خدا کی قہری تجلیات کا مشاہدہ کیا۔ اور اس کی اس نصیحت پر عمل بھی نہ کیا۔ جو اس نے نہایت دردمند دل سے دُنیا کے سامنے بیان کی تھی:۔

"میں نے کوشش کی۔ کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پُورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا

# رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کے جھوٹے الزام کے متعلق

## حلفیہ شہادت حقہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَا تَکْتُمُوا الشَّھَادَۃَ وَمَنْ یَّکْتُمْھَا فَاِنَّہٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُہٗ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ۝ (ترجمہ)
اے لوگو حق کی شہادت مت چھپاؤ۔ جو سچی بات چھپاتا ہے۔ اس کا دل گنہگار ہے۔ جو تم کرتے ہو اللہ اس کو بہتر جانتا ہے ؏

### غیر مبایعین کا بہتان

ہم نہایت حیرت اور استعجاب کی نظر سے چند دنوں سے مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے لاہور اور ان کے رفقاءِ کار کے نئے مشغلہ کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ کہ کس طرح ایک مذہب کا مدعی گروہ نہایت انہماک کے ساتھ کذب و بہتان اور افترا پردازی پر پیش از پیش کمربستہ نظر آتا ہے۔ سامنے ایک لڑکا سمندر ہزاروی آلۂ کار بنا رکھا ہے۔ اور پس پردہ صدر انجمن غیر مبایعین کے ممبر اس کی معاونت میں نظر آتے ہیں۔ اس کی طرف سے ایک خط اخبار پیغام صلح لاہور ۲۰ اپریل ۱۹۳۵ء میں شائع کیا گیا۔ جس پر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مقیم لاہور نے بلا کامل اطمینان کرنے کے کہ آیا واقعی یہ بہتانِ عظیم کوئی حقیقت یا اصلیت بھی رکھتا ہے اندھا دھند ایک نہایت اشتعال انگیز مقالہ سپرد قلم کر دیا جس پر اخبار مدینہ بجنور اور اخبار زمیندار نے بھی مشتعل ہو کر اپنے بغض و عناد کا اظہار کیا ؏

### ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا عدم اطمینان

ڈاکٹر صاحب مذکور سالا مقالہ لکھ کر آخر میں لکھتے ہیں۔ "اگر سمندر خان کا یہ بیان درست ہے" گویا ان کو ہنوز شک ہے، پورا اطمینان حاصل نہیں مگر مخلوقِ خدا کو گمراہ کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ کہ گویا جو کچھ سمندر کے نام سے شائع کیا گیا ہے وہ سب سچ ہے۔ یہ ایک مذہبی گروہ کے ایک ممبر کی دیانت اور امانت کا حال ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کا یہ ارشاد متعدد بار ان کی نظروں سے گزرا ہوگا۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَھَالَۃٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ۔ یعنی اے مومنو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خطرناک خبر لائے۔ تو اعتبار اور اشاعت سے قبل پوری تحقیق اور اطمینان کر لو ایسا نہ ہو۔ کہ اپنی جہالت سے کسی ایسے فعل کے مرتکب ہو جس کا نتیجہ تمہارے واسطے باعث ندامت ہو۔ سمندر مذکور کی طرف سے جو یہ اخبارات میں لکھوایا گیا ہے۔ کہ پشاور کی مسجد احمدیہ میں ایک احمدی بھائی نے قاضی محمد یوسف صاحب سے سوال کیا۔ کہ ایک شخص نے اعتراض کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود صاحب پہلے پٹواری تھے۔ اور ایام ملازمت میں مرغی انڈے وغیرہ لوگوں سے کھاتے رہتے تھے۔ قاضی صاحب نے بجواب کہا۔ کہ حضرت محمد صاحب عبداللہ نامی کا بیٹا تھا اور لوگوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ اور پھر ایک مالدار بیوہ عورت کا غلام بنا۔ اور پھر تجارت شروع کی۔ اور اس کا مال غبن کیا۔ کیا یہ حرام کا مال نہ تھا۔ اس وقت درس قرآن ہو رہا تھا۔ اور میرے ہاتھ میں قرآن شریف تھا۔ اور اس وقت میں قرآن شریف باہر نکل گیا۔ (اخبار پیغام صلح ۲۰ اپریل ۱۹۳۵ء صفحہ ۲۰۶)

### حلفیہ تردید

اصل سوال و جواب تو جناب قاضی صاحب نے ٹریکٹ بہتانِ عظیم میں شائع کر دیئے ہیں مگر چونکہ درس قرآن کسی پرائیویٹ مکان میں نہ تھا۔ جو سمندر ہزاروی کو سنایا جا رہا تھا۔ بلکہ مسجد احمدیہ میں بعد نماز مغرب کے بعد ہوتا ہے، حاضرین درس اکثر پندرہ بیس افراد پر مشتمل ہوتے ہیں اور ان میں ہم بھی شامل ہوتے ہیں۔ لہٰذا ہم خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر حلفیہ بطور شہادت حقہ کہتے ہیں۔ کہ کوئی سوال و جواب ہماری موجودگی میں ان الفاظ میں جو سمندر کے بیان میں جلی قلم سے لکھے گئے ہیں۔ ہرگز ہرگز نہیں ہوا۔ اور نہ ہم نے کبھی سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق کوئی توہین آمیز کلمہ قاضی صاحب کی زبان سے سنا۔ اور نہ کسی احمدی سے ایسا ممکن ہو سکتا ہے۔ جس احمدی بھائی نے یہ سوال کیا تھا۔ وہ برادر محمد عجب خان احمدی ساکن تہکال بالا ضلع پشاور ہے۔ اور جواب بھی اسی کو دیا گیا تھا۔ سمندر مذکور تو صرف سننے والوں میں سے ایک تھا۔ پس کیا وجہ ہے کہ وہ توہین آمیز جملے صرف اسی کے ناپاک کانوں نے سنے۔ اور ہم نہ سن سکے۔ اسی سے ثابت ہے۔ کہ یہ محض بہتان اور افترا ہے۔ اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہو۔ سمندر کی طرف سے جو بیان مندرجہ اس کے اظہار حقیقت مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۳۵ء میں جو غیر مبایعین نے اپنی ندامت پر پردہ ڈالنے کی غرض سے شائع کرایا ہے اس کا جواب تو ہم بذریعہ اس حلفیہ شہادت حقہ کے دے چکے ہیں۔ اور ساتھ ہی سمندر ہزاروی کے قلم سے بھی تردید پیش کرتے ہیں۔ جو اس نے اپنے ایک خط میں کی ہے۔ یہ خط جناب پیر محمد زمان شاہ صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ہزارہ کے نام ۲۴ اپریل ۱۹۳۵ء کو لکھا ہے۔ اصل خط قاضی صاحب موصوف کے پاس محفوظ ہے۔ جو دوست چاہے دیکھ سکتا ہے نقل مطابق اصل حسب ذیل ہے۔ حق پسند اصحاب اس بہتان کی اصلیت کا خود اندازہ کر لیں ؏

### سمندر ہزاروی کی تردید

بخدمت جناب پیر صاحب دام اقبالہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ جو مضمون میرے نام پر اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۰ اپریل ۱۹۳۵ء کو شائع ہوا ہے۔ وہ نہ میرا لکھا ہوا ہے۔ اور نہ میرا دستخطی ہے۔ قاضی صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق کوئی توہین آمیز الفاظ جو مضمون میں درج ہیں۔ استعمال نہیں کئے ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ کوئی احمدی ایسے الفاظ استعمال کر سکتا ہے۔ نہ معلوم مضمون کس طرح میرے نام پر شائع ہوا ہے۔ دستخط سمندر خان لوڈ پشاور ۲۴ اپریل ۱۹۳۵ء

### چیلنج مباہلہ منظور

اب ہم اس چیلنج مباہلہ کا جو اظہار حقیقت میں دیا گیا ہے۔ جواب دیتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب صدر انجمن غیر مبایعین مع دس ممبران انجمن جو اس بہتانِ عظیم کی اشاعت میں سرگرم معاون اور مددگار ہوں میدان مباہلہ میں نکلیں مقام تاریخ اور وقت کی تعیین کریں تاکہ ہم بھی اتنے ہی افراد جماعت معیت قاضی صاحب بغرض مباہلہ حاضر ہوں۔ الفاظ مباہلہ درج ذیل ہیں اے ہمارے ذوالجلال اور ذوالجبروت خدا تو جو اصلیت اور حقیقت سے واقف ہے، ہم صدق دل سے عرض کرتے ہیں۔ کہ اگر قاضی محمد یوسف صاحب نے سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حق میں وہ توہین آمیز الفاظ استعمال کئے ہوں۔ جو سمندر کی طرف سے منسوب کئے گئے ہیں۔ اور اب لوگوں کے ڈر سے قاضی صاحب اور ہم عمداً شہادت حقہ کو چھپا کر غلط تردید کرتے ہیں۔ تو تو ایک سال کے اندر ہم پر وہ عذاب شدید اور اخذ الیم نازل فرما۔ جو صرف آسمانی ہو۔ اور دخل انسانی سے پاک ہو۔ اور اپنے رنگ میں بے نظیر ہو لیکن اگر قاضی صاحب نے سمندر کے بیان کردہ توہین آمیز الفاظ استعمال نہ کئے ہوں۔ اور وہ محض اس پر ناحق کا بہتان اور افترا ہوں۔ تو ہمارے بالمقابل فریق پر جو ناحق بہتان اور افترا کے معاون اور مددگار ہیں۔ عذاب شدید نازل فرما اور تیرا فیصلہ سچا ہوگا۔ یہ دعائیں بار بلند آواز سے کہی جائیں گی۔ اور ہر دو فریق آمین کہینگے۔ اب جو مباہلہ سے گریز کرے۔ اس پر خدا کی لعنت

# جائنٹ ناظر صاحبان بیت المال کا تقرر

سالہائے ماسبق کی طرح امسال بھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے مندرجہ ذیل جائنٹ ناظر صاحبان کا تقرر فرمایا ہے۔ جو ہر ایک احمدی کی آمد کی صحیح صحیح طور پر تشخیص کریں گے اور اس تشخیص کی بناء پر۔ چندہ کا صحیح بجٹ تجویز کیا جائے گا۔ اس لئے احباب اور عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے جائنٹ ناظر صاحب کے ساتھ اس کام میں تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

| نمبر شمار | اسماء جائنٹ ناظر صاحبان | حلقہ |
|---|---|---|
| ۱ | حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب | انجمن ہائے احمدیہ ضلع ہوشیارپور۔ جالندھر لدھیانہ۔ ریاست ہائے نابھہ۔ پٹیالہ۔ |
| ۲ | حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب | انجمن ہائے احمدیہ ضلع راولپنڈی۔ میانوالی جہلم کیمبل پور |
| ۳ | میر محمد اسحٰق صاحب | انجمن ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ۔ جموں پونچھ۔ گجرات۔ شیخوپورہ۔ |
| ۴ | چوہدری برکت علی خان صاحب | انجمن ہائے احمدیہ کشمیر۔ دہلی شملہ۔ انبالہ۔ رہتک۔ گوڑگاؤں۔ حصار۔ |
| ۵ | شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری | انجمن ہائے احمدیہ ضلع لاہور گوجرانوالہ فیروزپور |
| ۶ | قاضی محمد عبد اللہ صاحب | انجمن ہائے احمدیہ یو۔پی۔ بہار اڑیسہ |
| ۷ | میاں غلام مجتبےٰ صاحب | ″ ″ سی۔پی۔ بنگال۔ برما۔ مدراس۔ بمبئی۔ حیدرآباد دکن |
| ۸ | مولانا عبد الرحیم صاحب نیر | انجمن ہائے احمدیہ بیرون ہند |
| ۹ | ناظر بیت المال | انجمن ہائے احمدیہ ضلع لائلپور۔ سرگودھا۔ صوبہ سرحد |
| ۱۰ | خان صاحب برکت علی صاحب نائب ناظر | انجمن ہائے احمدیہ ضلع ملتان۔ بہاولپور۔ جھنگ۔ منٹگمری۔ ڈیرہ غازی خاں |
| ۱۱ | مرزا عبد الغنی صاحب پرسنل اسسٹنٹ ناظر بیت المال | انجمن ہائے احمدیہ ضلع گورداسپور۔ منٹگمرہ امرتسر |
| ۱۲ | مرزا محمد شفیع صاحب | انجمن ہائے احمدیہ صوبہ سندھ |
| ۱۳ | شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی، مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ، مولوی فخر الدین صاحب ملتانی | خاص قادیان۔ و ملحقہ دیہات |

ناظر بیت المال۔ قادیان

# حیدرآباد اور سکندرآباد میں سلور جوبلی

(بذریعہ تار)

سکندرآباد۔ ۷ مئی۔ جناب سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین صاحب حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال فرماتے ہیں۔

حیدرآباد اور سکندرآباد کی جماعتوں نے ملک معظم اور ملکہ معظمہ کی سلور جوبلی کی تقریب شاندار طور پر منائی۔ احمدیہ جوبلی بلڈنگ حیدرآباد پر چراغاں کیا گیا۔ اور ہز میجسٹیز و برٹش گورنمنٹ کے لئے دعا کی گئی مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔

# سلور جوبلی کی تقریب اور احمدی جماعتیں

جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان میں جس خلوص اور خوشی کے ساتھ سلور جوبلی کی تقریب منائی گئی ہے۔ اس کا ذکر گزشتہ پرچوں میں ہوتا رہا ہے۔ بیرون جات میں بھی احمدی جماعتوں نے اس تقریب میں حتی المقدور حصہ لیا۔ اس کے متعلق اس وقت تک جو اطلاعات ہمیں موصول ہوئی ہیں۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہیں۔

## لاہور

۶ مئی۔ ۱۱ بجے دن کے نیلہ گنبد لاہور میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں جناب مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل نے "برکات سلطنت برطانیہ" پر تقریر کی۔ صدارت کے فرائض جناب سید دلاور شاہ صاحب بخاری سابق ایڈیٹر مسلم آؤٹ لک نے سرانجام دئے حاضرین کی تعداد معقول تھی۔ جلسہ ملک معظم شہنشاہ جارج پنجم اور تاجدار برطانیہ سے اظہار عقیدت کے بعد ان کی صحت و درازئ عمر کے لئے دعا پر ختم ہوا۔ بعد ازاں دعوت طعام ہوئی۔ جس میں غربا و یتیموں اور مساکین کو بھی کھانا کھلایا گیا۔ احمدی احباب کی دوکانوں کو جھنڈیوں سے اس موقعہ پر خوشی کے اظہار کے لئے آراستہ کیا گیا۔

سکرٹری امور عامہ حلقہ نیلہ گنبد لاہور

## لکھنؤ

۶ مئی ۱۹۳۵ء۔ بعد نماز صبح ۵ بجے جماعت احمدیہ لکھنؤ نے شہنشاہ معظم قیصر ہند دام اقبالہ اور ان کے خاندان کی ترقی عز و جاہ اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی۔ دعا سے پہلے مرزا برکت اللہ صاحب سکرٹری دعوت و تبلیغ لکھنؤ اور مولوی سید ارتضٰی علی صاحب احمدی امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ نے تقریریں فرمائیں اور ان میں جماعت کو بتایا کہ ملکہ معظمہ کی گولڈن جوبلی کے موقع پر حضرت مسیح موعود نے بھی ملکہ معظمہ اور ان کے خاندان کی دینی و دنیوی ترقیات کیلئے دعا فرمائی تھی۔ اور اسی اسوہ حسنہ پر ہم لوگ چل رہے ہیں۔ ۶ بجے صبح منجانب جماعت غربا کو کھانا دیا گیا۔ اور شام کو منجانب جماعت احمدیہ لکھنؤ کی جماعت احمدیہ کے ہیڈ کوارٹر واقعہ لاٹوش روڈ میں روشنی کی گئی۔ اس جماعتی کام کے علاوہ مولوی محمد عثمان صاحب احمدی نے اپنے جائے قیام واقعہ رحمت منزل احاطہ خام فقیر محمد خاں لکھنؤ میں دس بجے سے بارہ بجے دن تک غربا کو بلا امتیاز مذہب و ملت پر تکلف کھانا کھلایا۔ اور رات کو ۹ بجے اپنے مکان (رحمت منزل) پر اعلیٰ پیمانہ پر روشنی کرائی۔ جو قابل دید تھی۔ (ا۔ ن۔ س)

## رہتک

۶ مئی۔ صبح کی نماز کے بعد احمدی احباب دار التبلیغ احمدیہ قلعہ رہتک میں جمع ہوئے اور زیر صدارت چوہدری حاکم علی خان صاحب احمدی رسالدار جلسہ منعقد ہوا۔

سید مسعود احمد شاہ صاحب نے تحفہ قیصریہ میں سے وہ عبارت پڑھ کر سنائی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ملکہ وکٹوریہ کو مخاطب کر کے تحریر فرمائی ہے۔ اور جس میں سلطنت برطانیہ کے احسانات کا ذکر اور شکریہ ادا کیا گیا ہے۔ سید صاحب نے بجائے ملکہ وکٹوریہ کے عبارت میں ملک معظم جارج پنجم پڑھا۔ اس کے بعد سید منصور احمد شاہ صاحب نے نور القرآن حصہ دوم میں سے وہ عبارت پڑھ کر سنائی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سلطنت برطانیہ کے برکات کا ذکر فرمایا ہے۔ اس کے بعد سید ممتاز احمد شاہ صاحب نے ایک مختصر سی نظم پڑھی۔ جس میں بادشاہ سلامت کی اقبال مندی کا ذکر تھا۔ اس کے بعد سب احباب نے مل کر دعا کی۔ کہ خداوند کریم بادشاہ سلامت کی عمر۔ صحت اور اقبال میں ترقی دے۔ نیز یہ کہ حضور کو اپنی سلطنت کے انتظام کے واسطے ایسے حاکم عطا کرے۔ جو کہ عدل اور انصاف پر چلنے والے ہوں۔ اور ظالم اور بے انصاف حکام سے پناہ میں رکھے احمدی احباب ضلع کے دیگر جلسوں میں بھی جو کہ سلور جوبلی کی تقریب پر شہر میں منائے جاتے رہے شامل ہوتے۔ (نامہ نگار از رہتک)

# گروہِ احرار کی سیاسی قلابازیاں

## رازہائے درون پردہ کا انکشاف

(از قلم: سیکرٹری صاحب احرار ریفارم لیگ لاہور)

(۳)

### تحریک کشمیر

اب کانگریس کے مقابلہ کا میدان سرد ہو جاتا ہے۔ اور اس نام پر پبلک روپیہ نہیں دے سکتی تو موقع کے متلاشی لیڈران عظام کے سامنے ایک اور زرین موقعہ آتا ہے یعنی تحریک کشمیر۔

یہاں بھی ایک دو باتیں یاد رکھنے کے قابل ہیں اگر ذرا بھی حالات کو سامنے رکھکر نظر غائر ڈالی جائے۔ تو صاف معلوم ہوگا۔ کہ تحریک کشمیر سے قبل کے حسابات۔ چندے وغیرہ بالکل کالعدم قرار دے کر مونچھوں پر تاؤ دیتے ہوئے یہ حضرات نئے بچھیلے بن کر اس طرح میدان میں آتے ہیں۔ گویا کہ یہی ان کی پبلک زندگی کی ابتداء ہے۔ مسلمانوں کے خود ساختہ نمائندے احرار خوب جانتے ہیں۔ کہ کشمیر ایک ریاست ہے۔ اور ایک منظم جماعت تمام ملک کے نظام کو قائم رکھتے ہوئے ہی کسی ایک وقتی اور ہنگامی کام کے لئے اپنے رضاکار پیش کر سکتی۔ اور سیاسی رنگ میں سابقہ سارے پروگرام جاری رہتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کو یہ امور سوچنے کا موقعہ کہاں مل سکتا ہے جو ہر ایک تحریک صرف چندے کے لئے شروع کریں۔ اور مولانا حبیب الرحمن صاحب جیسے جرنیل ہر جلسہ میں اعلان کر دیں۔ کہ ہم چندہ لینگے۔ حساب نہیں دینگے۔ ہماری ضروریات ہی ایسی ہیں۔ کہ ہم نہیں بتا سکتے۔ اگر یہ الفاظ غلط ہوں۔ تو مولانا حبیب الرحمن کے حلفیہ بیان پر ہم پانچسو روپیہ پیش کر سکتے ہیں۔ تاکہ ان کی وہ مخفی ضروریات بطریق احسن پوری ہو سکیں۔ غرض ملک میں ایک شور مچا دیا جاتا ہے کہ بس کشمیری مسلمانوں کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ اور اس نازک وقت میں اگر ان کی ناؤ منجدھار سے محفوظ و مصئون رہ کر گزر سکتی ہے۔ تو صرف اسی طرح کہ ان کی خاطر گھر دں کو لٹا دیا جائے۔ اور احرار اسلام کے جھنڈے تلے سب مسلمان جمع ہو جائیں۔

### جیش رضاکاران

پُرجوش نوجوان اب پھر لچھے دار تقریروں کا شکار ہو کر اپنی جان اور مال پیش کر دیتے ہیں۔ مولانا مظہر علی صاحب ایک دستہ لیکر سرحد کشمیر کو روانہ ہوتے ہیں۔ اور وہاں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ لیکن دوسرے لوگ پیچھے روپیہ پیسہ سنبھالنے کے لئے موجود رہتے ہیں بیچارے مظہر علی صاحب کے خورد سال بچے کو بھیک مانگنے کے لئے ایک مؤثر حربہ بنا لیا جاتا ہے اور اس طرح اس بچے کو پیش کر کر کے کافی سرمایہ اکٹھا کر لیا جاتا ہے۔ ان ایام میں مولانا مظہر علی صاحب کے بیوی بچوں کی شکایات جو بعض پرائیویٹ مجالس میں سننے میں آئیں ان کو ہم بیان نہیں کرنا چاہتے۔ ہاں یہ ضرور کہتے ہیں۔ کہ وہ روپیہ زیادہ تر مولانا حبیب الرحمن صاحب کے کام آیا۔ اسی قبیل کی دوسری ضروریات میں صرف ہوا۔ اب یہ سارا ٹولہ سیالکوٹ کو اپنا مرکز قرار دیتا ہے۔ وہاں اسلامی فوجیں جمع ہوتی ہیں۔ اور احراری جھنڈا بلند ہوتا ہے تحریک کشمیر کا مرکز سیالکوٹ میں رہا۔ اور اس میں شک نہیں۔ کہ سیالکوٹ کے مسلمانوں نے اپنی جانی اور مالی قربانیوں سے سارے پنجاب کو پیچھے ڈال دیا۔

### سیالکوٹ میں کسطرح روپیہ اکٹھا کیا گیا

ہم سیالکوٹ کے جیش رضاکاران میں خود شامل تھے ہم نے اس مہم میں ملتان جیل کی ہوا بھی کھائی۔ ہمارے جیل جانے سے قبل یہ حالت تھی۔ کہ شیخ حسام الدین صاحب کو ہم اپنا ڈکٹیٹر سمجھتے تھے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اس وقت ہمارے نزدیک ادنےٰ ترین قربانی یہ تھی۔ کہ اپنے ڈکٹیٹر کے اشارے پر اپنی جانیں پیش کر دیں۔ ہماری آنکھوں کے سامنے لوگوں نے اپنی ساری پونجی تک دفتر احرار میں پہونچا دی۔ چند واقعات بطور نمونہ ناظرین کرام کے سامنے رکھتے ہیں۔ جس سے سادہ لوح مسلمانوں کے اخلاص کا صحیح نقشہ آنکھوں کے سامنے آسکے

### چند واقعات

ایک کارکن کو اس کے والدین نے مجبور کیا کہ وہ شورش میں شامل نہ ہو۔ کیونکہ اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ نیز بیوی بچوں کا کوئی کفیل نہیں۔ اس نے اپنے ڈکٹیٹر کی اپیل پر بچوں کو نانی کے سپرد کیا۔ اور بیوی کو طلاق دیکر خود بطور رضاکار شامل ہو گیا۔

### کالج جاتے ہوئے جیل کی راہ لی

کئی طالب علم ایسے تھے۔ جو گھر سے کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے گئے۔ لیکن راستہ میں تقریر سنی تو رضاکاروں میں شامل ہو گئے اس کے بعد والدین کو اس وقت پتہ ملتا ہے۔ جب وہ ملتان جیل میں پہونچ جاتے ہیں۔ ایک مکان جس میں غلہ اکٹھا کیا گیا تھا سارا بھر گیا۔ روپیہ، زیور اور باقی بیسیوں اشیاء کے ڈھیر لگ گئے۔ سیالکوٹ میں یہ حالت تھی۔ کہ گویا قیامت بپا ہے۔ اور چاروں طرف سے صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ کہ اس کے بعد قربانی کا اور کوئی موقعہ نصیب نہ ہوگا۔

ایک دوست نے جو ایران میں ملازم تھے خود مجھ سے بیان کیا۔ کہ وہ دو ماہ کی رخصت پر ظفروال آئے۔ ان کی دو بیویاں تھیں۔ تین سو روپیہ ماہوار مشاہرہ پر ملازم تھے۔ ہنگامہ خیز تقریر کا شکار ہوئے۔ اور اسی وقت اپنا نام رضاکاروں میں لکھوا دیا۔ ۶ ماہ جیل میں رہے انجام کار ملازمت بھی گئی۔ اور بیوی بچوں سمیت در بدر خاک بسر ہو کر لیڈروں کی جان کو روتے ہوئے منہ دیکھتے رہ گئے۔

یہ صرف ایک دو واقعات ہیں جن سے اتنا اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ عام مسلمانوں نے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اور ہر قسم کا نقصان بخوشی برداشت کیا۔

### نتیجہ کیا ہوا؟

جس طرح ہنگامی کاموں کے اثرات صرف بطور یادگار باقی رہ جاتے ہیں۔ اسی طرح آج ہمارے سامنے بھی سیالکوٹ کی ہنگامہ آرائی کی صرف یادگار باقی ہے۔ بعض لیڈران عظام جیل میں چلے گئے۔ اور بعض جو زیادہ عقلمند تھے۔ وہ روپیہ اور غلہ وغیرہ ٹھکانے لگانے کیلئے باہر رہے۔ تاکہ اس کا صحیح استعمال کر سکیں۔ اور عوام بیچارے تباہ و برباد ہو کر رہ گئے

### ملتان جیل کا منظر

وہ غریب والنٹیر جو باہر پولیس کی لاٹھیوں کا شکار ہوئے۔ اور جیل میں سی کلاس کی دوزخ نما بارکوں میں بند کئے گئے۔ اس طرح ہانکے جاتے۔ جیسے بھیڑوں کا ریوڑ وہ پکار پکار کر کہتے۔ ہمارے لیڈروں نے تو ہمیں صرف پندرہ دن کے لئے جیل میں بھیجا تھا۔ یہ کیا معاملہ ہے۔ کہ ہم یہاں جھینڈلے پڑے ہیں۔ اور کوئی پرسان حال نہیں باہر ہمارے حالات کی کسی کو خبر تک نہیں یہ تو تصویر کا وہ رخ ہے۔ جس سے گورنمنٹ کے خلاف فضا پیدا کرنے کے لئے ہمارے لیڈر فائدہ اٹھاتے رہے۔ لیکن ایک اور رخ بھی ہے۔

### دوزخ میں بہشت

اسی جیل میں ہمیں ایک خوشنما کمرہ دکھائی دیتا۔ اس کے دروازوں پر پھولدار پردے لٹک رہے ہوتے۔ اندر کرسیاں اور پلنگ موجود۔ اور ایک نوجوان مطالعہ یا استراحت فرما رہے ہوتے۔ یہ احراری لیڈروں میں سے ایک تھے۔ شاید وہ واقعات احراری لیڈر بھول چکے ہوں۔ لیکن ہمیں خوب یاد ہیں۔ اور اب موجودہ شور و غوغا میں پھر غریب مسلمانوں کو لٹتا دیکھکر لہو کے آنسو رلاتے ہیں۔

### جیل میں پارٹی

سیالکوٹ احرار کے دفتر میں اطلاع آتی ہے۔ کہ دو سو روپیہ جلد بھیجدیا جائے۔ اس پر ہمارے غریب سادہ لوح بھائی جھٹ اس کا انتظام کرتے ہیں۔ اور ایک نوجوان روپیہ اور میوے کی ٹوکری لے کر جیل پس پہونچ جاتا ہے۔ وہاں دونوں منظر دیکھکر اس کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں۔ کہ ایک طرف تو یہ روپیہ لیڈروں کی پارٹی کے لئے طلب کیا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف نوجوان اور غریب کارکن بدن ڈھانکنے کے کپڑے اور نانِ شبینہ کے انصرام کے لئے روٹی کے محتاج نظر آتے ہیں۔ وہ سر پیٹ لیتا ہے۔ اور اس دن سے قسم کھا لیتا ہے۔ کہ آج سے میرا احرار اسلام کو سلام۔ اگر ضرورت ہوئی۔ تو وہ خود بھی "آپ بیتی" سنانے کے لئے لیڈران عظام کی خدمت میں حاضر ہو جائے گا۔

### تحریک کشمیر پر ایک ناقدانہ نظر

از بسکہ یہ جزئی واقعات ہیں۔ اور ایک

صاحب بصیرت انسان کے لئے اپنے اندر کافی سامان عبرت رکھتے ہیں۔ ان تمام مالی اور جانی قربانیوں کے نتائج اور صریح نتائج سامنے ہیں۔ لیکن خدا جانے کیوں آج پھر وہ ٹولہ ایک نئے رنگ میں غریب قوم کو لوٹ رہا ہے۔ اور ان لوگوں میں سے سب کی زبانوں پر مہریں لگ چکی ہیں۔ جو اپنی مجالس میں تو شکایات کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ اب لوٹنے کا نیا حربہ اختیار کیا گیا ہے۔ لیکن غریب قوم کو صاف لفظوں میں اس لئے نہیں بتلاتے۔ کہ اس جماعت کے "اشرار" سے خائف ہیں۔

## سیالکوٹ کے مسلمانوں سے دردمندانہ اپیل

ہم سیالکوٹ کے مسلمانوں سے بزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ کیوں خاموش ہیں؟ اور کس طرح اس ظلم کو برداشت کر رہے ہیں۔؟ کیا ان کا فرض نہیں کہ موجودہ احراری لیڈروں کے وہ تجربات جو ہمیشہ کے لئے ان کو تباہ کر چکے ہیں۔ پبلک کے سامنے پیش کر کے باقی شہروں اور قریوں کے بھولے بھالے بھائیوں کو ان کی لوٹ سے بچائیں۔ کیا وہ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ موجودہ فتنہ اسی طرح بڑھتا جائے۔ اور احمدیوں کو سامنے رکھ کر یہ نادرگردی جاری رکھی جائے۔ حتیٰ کہ مسلمانانِ ہند کے عملی جذبات ان ڈاکوؤں کے ہاتھوں ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں۔

اب ان سیالکوٹی نوجوانوں کا فرض ہے۔ جو رونا روتے ہیں۔ کہ عملاً اقدام کریں اور پبلک سے بالفاظ صریح کہہ دیں۔ کہ ان لیڈروں سے کسی مزید اعانت سے پہلے وہ حسابات طلب کئے جائیں۔ جو آج تک باوجود ہماری تباہی کے بیان تک نہیں کرتے۔

## احمدیوں کی مخالفت

احمدیوں کی مخالفت تو محض ایک عنوان ہے۔ جس کی تہ میں جلب منفعت کا عیار ہاتھ کام کر رہا ہے۔ ہم ببانگ دہل اعلان کرتے ہیں کہ احمدیوں کی اصولی مخالفت میں ہم سب سے پہلے میدان میں آنے کو تیار ہیں۔ لیکن آزمودہ را آزمودن جہل است ایسے عیار لوگ جن کی زندگی کا مقصد ہی روپیہ بٹورنا اور حساب نہ دینا ہو۔ ان کے ساتھ اتحاد عمل نہیں ہو سکتا

## زبانی جمع خرچ کوئی چیز نہیں

کیا احمدیوں جیسی منظم جماعت کا مقابلہ تمہاری ان ڈھکوسلے کی باتوں سے ہو سکتا ہے۔ آؤ سب سے پہلے کوئی تعمیری کام کا پروگرام قوم کے سامنے پیش کرو۔ اور اس کے لئے ان کو ٹھیکوں اور جائدادوں کو پیش کرو۔ جو تحریک کشمیر میں بن چکی ہیں اس کے بعد ایسے کارکن پیدا کرو۔ جو ہنگامی طور پر نہیں۔ بلکہ دوامی طور پر اپنے آپ کو پیش کریں۔ کوئی ٹرسٹ بناؤ جو اس کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے۔ ہم ان اپیلوں کو نہایت تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جو قادیان میں ہسپتال اور سکول بنانے کے لئے کی جا رہی ہیں۔ ہم بزور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ قادیان میں کون سی جگہ آپ نے تجویز کی ہے۔ کس کارکن کے سپرد یہ کام کیا ہے اس کا بجٹ کیا ہے؟ یہ سب کچھ صرف ہنگامہ برپا کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ قادیان میں سوائے اس کے کہ چند ملنگ گداگر گالیاں دینے کے لئے بھیج دئے ہیں۔ جو کبھی کبھی اپنی کارگزاری دکھانے کے لئے خود ساختہ واقعات لکھ کر احسان اور زمیندار میں بھیج دیتے ہیں۔ اور اس طرح اس ہنگامہ آرائی میں نہایت اطمینان سے عیش کر رہے ہیں۔ اور کچھ نہیں ہو رہا ہم عنقریب ان کارکنوں کے ذاتی لرزہ براندام کرنے والے واقعات پبلک تک پہنچائیں گے

## انقلاب کا سکوت

کیا اخبار انقلاب سے ہم یہ سوال کر سکتے ہیں۔ کہ وہ کیوں اس سارے ہنگامہ میں خاموش ہے؟ کیا یہ واقعات اس کے سامنے نہیں اور اس کا اخلاقی فرض نہیں۔ کہ غریب قوم کو صحیح حالات سے آگاہ کرے۔ اگر یہ خاموشی بدستور جاری رہی۔ تو مخلص نوجوان یہ سمجھنے میں حق بجانب ہونگے۔ کہ سارے مدبرین ملت اور مفکرین ملک اتنے بزدل واقع ہوئے ہیں۔ کہ چند "اشرار" کے مقابلے میں وہ قوم کی صحیح راہ نمائی نہیں کر سکتے۔ اور اس طرح اس ظلم کو برداشت کر کے اپنی سنجابت و دیانت کا جنازہ نکال چکے ہیں۔

(باقی دارد)

# جماعت احمدیہ دہلی کی قرار دادیں

انجمن احمدیہ دہلی کا ایک غیر معمولی اجلاس ۳ مئی ۱۹۳۵ء کو بعد نماز جمعہ زیر صدارت بابو اعجاز حسین صاحب امیر جماعت انجمن احمدیہ دہلی منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

۱۔ یہ اجلاس چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا ممبر مقرر ہونے پر خلوص دل سے مبارکباد عرض کرتا ہے۔

۲۔ یہ اجلاس چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا کے پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں بلا مقابلہ انتخاب پر چوہدری صاحب موصوف کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے

۳۔ یہ اجلاس احراریوں کی انتہا درجہ کی دل آزار اور شرمناک حرکات کو جو انہوں نے لدھیانہ میں کیں۔ نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور صدائے احتجاج بلند کرتا ہوا۔ گورنمنٹ برطانیہ سے اپیل کرتا ہے۔ کہ وہ ان شرارتوں کو روکے۔ (نامہ نگار)

# رتی چھلہ کی چار دیواری اور افسران علاقہ

۷ مئی۔ کل صبح ساڑھے سات بجے کے قریب خان صاحب چوہدری حسین علی خان صاحب مجسٹریٹ علاقہ اور رائے صاحب جواہر لال صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بٹالہ سے لاری پر قادیان آئے۔ اور ڈیڑھ دو گھنٹہ کے بعد واپس چلے گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ ہر دو افسران اس سے پیشتر ۵ مئی کو بھی قادیان میں تشریف لائے تھے۔ اس سے پہلے ۴ مئی کو ۷ بجے شام صاحب سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس گورداسپور اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور بھی تشریف لائے تھے۔ افسران کی یہ بار بار کی آمد ظاہر کرتی ہے۔ کہ رقبہ رتی چھلہ اور اس کی چار دیواری کی طرف ان کی خاص توجہ ہے۔

# عبد السلام پسر ڈاکٹر عبد اللہ کی شرارتیں

قادیان ۸ مئی۔ کل ۳ بجے بعد نماز ظہر ایک لڑکا صلاح الدین طالب علم مدرسہ احمدیہ معہ تین اور لڑکوں کے پنڈورہ کو محمد سعید ڈسلم ملازم مدرسہ احمدیہ کے پاس جا رہا تھا۔ کہ عبد السلام پسر ڈاکٹر عبد اللہ اپنے گھر سے نکل کر جو رستہ میں ہے۔ اس کے پیچھے چل پڑا۔ پنڈورہ کے قریب پہونچکر عبد السلام مذکور نے صلاح الدین پر حملہ کر دیا۔ اور لگاتار شارع عام میں مکوں اور لاتوں سے اسے مارتا رہا۔ اس کے ساتھیوں نے چھڑانے کی کوشش کی۔ لیکن انہیں عبد السلام کے دو ہمراہیوں نے پکڑ لیا۔ اور عبد السلام اسے مارتا رہا۔ اور اس کے کپڑے بھی پھاڑ دئے۔ اس سے پہلے ۲ مئی کو بھی عبد السلام نے جامعہ احمدیہ میں جا کر شرارت کی تھی۔ جس کی اطلاع اس سے پیشتر پولیس چوکی میں کر دی گئی۔

یہ ہے وہ واقعہ جسے اخبار احسان میں بالکل غلط رنگ میں اور جھوٹ کی بے حد آمیزش کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ اور اسی سلسلہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف بے ہودہ سرائی کی گئی ہے۔

**اعلان معافی** چوہدری محمد عبد اللہ صاحب کمپونڈر صدر لوگیرہ کو ان کی ہمشیرہ کا نکاح غیر احمدی سے کرنے کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ سے خارج کیا گیا تھا۔ چونکہ اب انہوں نے ندامت کا اظہار کرتے ہوئے آئندہ کیلئے توبہ کی ہے۔ اس لئے اب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم سے چوہدری محمد عبد اللہ صاحب کو معاف کیا جاتا ہے۔ (ناظر امور عامہ)

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**برلن** ۴ رمئی۔ ہر ہٹلر کی حکومت نے یورپین اقوام کے ساتھ صلح و آشتی کے تعلقات قائم کرنے کے لئے یہ شرائط پیش کی ہیں۔ کہ (۱) جرمنی کو بری بحری اور ہوائی طاقت میں کامل مساوی درجہ دیا جائے (۲) جرمنی کی سابقہ نوآبادیات واپس کی جائیں (۳) قرضہ جات جنگ کی ادائیگی کے لئے ایک نیا معاہدہ مرتب کیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جب تک یہ تینوں شرائط پوری نہ کی جائیں گی۔ جرمنی جمعیتہ اقوام میں واپس نہیں آئیگا۔ اور نہ کسی تخفیف اسلحہ کانفرنس میں حصہ لے گا۔

**پیرس** ۵ رمئی۔ فرانس میں میونسپل انتخابات کے سلسلہ میں بہت جوش و خروش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کئی عورتیں بھی انتخابات میں کھڑی ہیں ۴½ لاکھ خالی نشستوں کے لئے چالیس لاکھ امیدوار ہیں۔ ان امیدواروں میں کئی سرکردہ لیڈر بھی شامل ہیں۔

**منیلا** ۵ رمئی۔ فلپائن کی بغاوت کے سلسلہ میں فلپائن لیجسلیچر کے دو ممبروں کو لوگوں کو بغاوت پر آمادہ کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کل گرفتار شدگان کی تعداد ۲۰۰ ہے۔ فلپائن کے سرکردہ سرکاری افسروں نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ بغاوت میں جاپانی شورش پسندوں کا ہاتھ ہے۔

**لنڈن** ۶ رمئی۔ سینٹ پال گرجا کو جاتے ہوئے جب بادشاہ اور ملکہ فلیٹ سٹریٹ سے گذرے۔ تو وہاں ایک جھنڈا لٹک رہا تھا جس پر لکھا تھا کہ آپ مدت تک حکومت کریں دفعۃً کسی نے اس جھنڈے کو لہرا دیا۔ اور لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ کہ اس کے اندر ہتھوڑے اور درانتی کی تصویر بنی ہوئی ہے جو مزدوروں کے جھنڈے پر ہوتی ہے۔ اور یہ لکھا ہوا ہے۔ کہ تمام ممالک کے مزدور متحد ہو جائیں۔ جھنڈے کے دوسری طرف یہ لکھا تھا۔ کہ یہ حکومت بھوک جنگ اور بیکاری کی ذمہ دار ہے۔ ہجوم نے جھنڈے کو نیچے گرا دیا۔ اور تجویز کیا۔ کہ اسے ہائیڈ پارک میں جلایا جائے۔

**حیدر آباد دکن** ۵ رمئی۔ نظام گورنمنٹ نے مدراس گورنمنٹ کی تقلید کرتے ہوئے فلم "دامن اور تار" کی نمائش اپنی ریاست میں بند کر دی ہے۔

**پٹنہ** ۵ رمئی۔ گورنر باجلاس کونسل نے آل انڈیا کانگرس سوشلسٹ پارٹی کی طرف سے شائع شدہ انگریزی پمفلٹ "ہمارا مقصد کیا ہے" کو بحق ملک معظم ضبط کر لیا ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ کے خیال میں اس میں ایسا مضمون ہے۔ جو زیر دفعہ ۱۲۴ الف اور ۱۵۳ ب تعزیرات ہند قابل سزا ہے۔

**لنڈن** ۴ رمئی۔ فرانس اور سوویٹ روس کے مابین جو معاہدہ طے پایا ہے۔ جرمنی کے اخبارات نے اسے جرمنی کے خلاف فوجی اتحاد کا نام دیا ہے۔

**بمبئی** ۴ رمئی لنڈن سے آمدہ پرائیویٹ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ حکومت برطانیہ اس سفارش کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے کہ گلگت کی حد کو برٹش کنٹرول میں منتقل کرنے کے متعلق مہاراجہ کشمیر کی خدمات کا خاص طور پر اعتراف کیا جائے۔ اغلب خیال ہے۔ کہ مہاراجہ کشمیر کو بھی نظام حیدر آباد کی طرح "اگزالٹڈ ہائینس" بنا دیا جائے گا۔

**حکومت عراق** نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اپنے دو افسروں کو بدیں غرض انگلستان اور امریکہ بھیجے۔ کہ وہ وہاں پر تار برقی کی جدید معلومات حاصل کریں۔

**شملہ** ۴ رمئی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ پانی کی تقسیم پر میسور اور مدراس کے درمیان جو تنازعہ رونما ہو گیا تھا۔ اسے ایک غیر جانبدار ٹریبونل کے سپرد کرنے پر دونوں حکومتیں رضامند ہو گئی ہیں۔ ٹریبونل میں عدالت کا کوئی جج صدر ہوگا۔

**الموڑہ** ۶ رمئی۔ پنڈت جواہر لال نہرو بھوالی سے جہاں آپ بیگم سٹی کی زیر نگرانی گئے تھے۔ واپس آگئے ہیں۔ پنڈت جی اپنی اہلیہ کملا نہرو کو جو بغرض علاج سوئٹزرلینڈ جا رہی ہیں۔ الوداع کہنے کے لئے گئے تھے موجودہ پروگرام کے مطابق کملا نہرو ۲۴ مئی کو یا اس سے پہلے روانہ ہو جائیں گی۔

**یونانفو** (چین) ۶ رمئی۔ چونکہ کمیونسٹ افواج یونان کی طرف کو پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ اس لئے بہت سے غیر ملکی لوگ جو یونانفو سے چلے گئے تھے۔ واپس آگئے ہیں۔

**گورنر بنگال** نے ڈاکٹر رابندرا ناتھ ٹیگور کو ان کی ۷۵ ویں سالگرہ پر مبارکباد کا تار بھیجا۔ اور ان کے لئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ بنگال کی تمدنی زندگی میں ان کا بہت بڑا حصہ ہے

**لنڈن** ۷ رمئی۔ آج برطانوی کیبنٹ اور نوآبادیات کے وزراء کے درمیان بین الاقوامی صورت حالات پر دو گھنٹے تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ سرجان سائمن نے تمام پوزیشن پر روشنی ڈالتے ہوئے ان واقعات کا ذکر کیا۔ جو گذشتہ چند ماہ سے رونما ہو رہے ہیں۔ دوسرا اجلاس اس ہفتہ کے آخر میں منعقد ہوگا۔

**کراچی** ۷ رمئی۔ مسٹر ڈانگے کو جسے مقدمہ سازش میرٹھ میں قید کی سزا ہوئی تھی۔ آج تین سال کی قید بھگتنے کے بعد سنٹرل جیل سے رہا کر دیا گیا۔

**لنڈن** ۶ رمئی۔ آج رات سلطنت کے نام براڈکاسٹ پیغام میں ملک معظم نے کہا۔ میں اپنے آپ کو ان سالوں کے لئے جو میری زندگی کے باقی ہیں۔ آپ کی خدمت کے لئے وقف کرتا ہوں۔ میں اپنے جذبات کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ صرف یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ ملکہ اور میں آپ کا اپنے دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ مجھے اس بات کا افسوس ہے۔ کہ ابھی تک کچھ لوگ بیکار ہیں۔ میں بیکاروں سے ہمدردی اور ان کی امداد کرنے پر زور دیتا ہوں۔ اگر ہم نے اعتماد و استقلال اور اتحاد کے ساتھ مشکلات کا مقابلہ کیا۔ تو خدا کی مدد سے ہم ان پر غالب آئینگے۔

**لاہور** ۶ رمئی۔ سر سکندر حیات خان ڈپٹی گورنر ریزرو بنک آف انڈیا آج کلکتہ میل سے یہاں پہونچے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ ابھی پورے طور پر صحتیاب نہیں ہوئے۔

**پشاور** ۷ رمئی۔ گورنمنٹ کے دفاتر آج یہاں بند ہو گئے ہیں ۱۵ تاریخ کو نتھیا گلی میں کھلیں گے۔

**کلکتہ** ۶ رمئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر سرت چندر بوس کے استعفٰے سے اسمبلی کی جو نشست خالی ہوئی ہے اس کے لئے مسٹر ستیش چندر نیوگی سے کھڑا ہونے کی درخواست کی جا رہی ہے۔

**بمبئی**۔ ۴ رمئی۔ انڈین نیشنل لیگ جو پریذیڈنٹ تھیوسافیکل سوسائٹی کے زیر اہتمام جاری کی گئی تھی۔ اس کی گذشتہ چار ماہ میں ملک کے مختلف حصوں میں ۲۵ شاخیں قائم کی گئی ہیں۔

**لاہور** ۷ رمئی۔ لاہور میونسپلٹی کے ۲۵ ممبروں نے اپنے دستخطوں سے سر گوکل چند نارنگ وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ کو ایک درخواست بھیجی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ بلدیہ کے موجودہ صدر کو صدارت سے علیحدہ کر دیا جائے۔

**لاہور** ۵ رمئی۔ مولوی غلام محی الدین صاحب قصوری نے انجمن حمایت اسلام لاہور کی سیکرٹری شپ سے اپنا استعفٰی واپس لے لیا ہے۔

**پیرس** ۶ رمئی۔ وزیر خارجہ فرانس اس سلسلہ میں عنقریب ایک اعلان کرنے والے ہیں۔ کہ فرانس روس کو تیس چالیس لاکھ فرانک قرض دے گا۔ تاکہ روس اہم فوجی مرکزوں کے درمیان ریل کا سلسلہ قائم کر سکے۔ یہ قرض اس شرط پر دیا جائیگا۔ کہ وہ ریلوے کا سامان فرانس سے خریدے۔

**مدراس** ۶ رمئی۔ ازدواج بیوگان کے حامیوں اور مخالفوں میں لڑائی ہو گئی۔ جس میں ۲۷ افراد سخت زخمی ہوئے۔ مجروحین میں ایک عورت بھی ہے۔

**روس** میں اپنے گھر میں کھانا پکانے کا رواج بہت کم ہے۔ اعداد و شمار بتاتے ہیں۔ کہ ہر تین افراد میں سے دو ہوٹلوں میں کھانا کھاتے ہیں

**راولپنڈی** ۶ رمئی۔ ہندو مہاسبھا کے صدر نے یہاں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اگر ہندو سنگٹھن چاہتے ہیں۔ تو انہیں ذات پات کی زنجیروں کو توڑ کر اچھوتوں کو گلے لگا لینا چاہیئے۔ اور ان کے ساتھ روٹی... بیٹی کا تعلق قائم کرکے ازدواج بیوگان کی رسم ڈالنی چاہیئے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی